اقبال اور قرآن

از ڈاکٹر اکبر حسین صاحب قریشی گورنمنٹ کالج لائل پور

اقبال کے کلام سے اقبال کی قرآن فہمی کا ثبوت قدم قدم پر ملتا ہے۔ انھوں نے ابتدا ہی سے قرآن کو اپنی فکر و فہم کا محور و مرکز بنا لیا تھا۔ سب جانتے ہیں کہ اقبال کی پرورش و تربیت مذہبی ماحول میں ہوئی۔ اسی تربیت کا نتیجہ تھا کہ قرآن کا ذوق اُن میں شروع ہی سے پیدا ہو گیا تھا۔ آج اقبال کے کلام کے کسی مجموعے کو اُٹھا لیجئے۔ ممکن نہیں کہ قرآنی حوالے اس میں موجود نہ ہوں۔ اور یہ قرآنی حوالے اس امر کا بیّن ثبوت ہیں کہ اقبال کے نظامِ فکر میں قرآن کو مرکزی و بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ انھوں نے جو نظامِ فکر مرتب و مدون کیا وہ قرآنی نظامِ فکر تھا جس کی زمانے کو ہمیشہ ضرورت رہی ہے اور رہے گی۔ یہ قرآن ہی کا فیضان تھا جس نے بہت جلد انھیں اس نتیجہ پر پہونچا دیا تھا کہ بنی نوع انسان کی فلاح و نجاح قرآن ہے۔ یہاں اس غلط فہمی کا ازالہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اقبال کے یہاں قرآنی نظام کے معنی یہ نہ تھے کہ وہ تعلیماتِ رسولؐ سے یکسر بے نیاز تھے۔ اُن کی قرآن فہمی دراصل سنتِ رسولؐ کی تابع ہے۔ وہ قرآن کے وہی معنی معتبر و مستند سمجھتے تھے جو اجماعِ اُمت کی سند حاصل کر چکے ہوں۔

اس مقالہ میں اقبال کی کتابوں کی ترتیب تاریخی رکھی گئی ہے۔ مثلاً اسرارِ خودی کو سب سے پہلے رکھا گیا ہے اگرچہ بانگِ درا میں اسرار سے بہت پہلے کی نظمیں اور غزلیں شامل ہیں لیکن چونکہ بانگِ درا پہلی مرتبہ ۱۹۲۴ء میں شائع ہوئی اس لئے اسے اسرار کے بعد رکھا گیا۔ تاریخی ترتیب کے علاوہ ہر کتاب کے ساتھ اس کا سالِ طباعت بھی دے دیا گیا ہے۔ مقالے کی تحریر میں اقبال کی کتابوں کے وہ نسخے پیشِ نظر رہے ہیں جو لاہور سے شائع ہوئے ہیں۔ قرآنی حوالوں میں ترجمہ مولانا فتح محمدؐ خاں جالندھری کا لیے گا اس لئے

کہ اس ترجمے کو صحت اور سلاست کے اعتبار سے ایک ممتاز حیثیت حاصل ہے۔

اقبال کے قرآنی حوالوں کے سلسلہ میں دو باتیں قابلِ غور ہیں۔ ایک تو یہ کہ بعض اشعار میں اقبال نے کسی قرآنی آیت کے ٹکڑے کا حوالہ دے دیا ہے اور کہیں کہیں ایسا بھی ہوا ہے کہ صرف قرآنی مطالب کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ اس قسم کے اشعار ایک دو نہیں متعدد ہیں، جہاں تک ذہنِ نارسا کی رسائی ہوئی ہے ان تمام لطیف اشاروں کو جو قرآنی تلمیحات کے ذیل میں آتے ہیں درج کر دیا گیا ہے۔

قلب را از صبغۃ اللہ رنگ دہ عشق را ناموس و نام و ننگ دہ

(اسرارِ خودی ص ۶۹ طبع سوم ۱۹۴۸ء)

اس شعر کے پہلے مصرع میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ (کہدو ہم نے) خدا کا رنگ (اختیار کر لیا ہے) اور خدا سے بہتر رنگ کس کا
صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهُ عٰبِدُونَ - ۲/۱۳۵ ہو سکتا ہے اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

از ہوس آتش بجاں افروختے تیغ را ہل من مزید آموختے (ص ۷۱)

"ہل من مزید" قرآن عزیز کی اس آیت سے ماخوذ ہے جس میں دوزخ کا ذکر کیا گیا ہے۔

يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھر گئی؟ وہ کہے گی
وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ۵۰/۳۰ کہ کچھ اور بھی ہے؟

علم مسلم کامل از سوزِ دل است ؛ معنیٔ اسلام ترکِ آفل است (ص ۷۶)

یہاں مصرع ثانی میں قرآن حکیم کی حسب ذیل آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۰ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ

جب رات نے ان کو (پردۂ تاریکی سے) ڈھانپ لیا تو (آسمان میں) ایک ستارا نظر پڑا کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے جب وہ غائب ہو گیا تو کہنے لگے کہ مجھے غائب ہو جانے والے تو پسند نہیں، پھر جب چاند کو دیکھا کہ چمک رہا ہے تو کہنے لگے یہ میرا پروردگار ہے لیکن جب وہ بھی چھپ گیا تو بول اٹھے اگر میرا پروردگار مجھے سیدھا راستہ نہیں دکھائے گا تو میں ان لوگوں میں ہو جاؤں گا جو بھٹک رہے ہیں۔ پھر

أَكْبَرُ فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ إِنِّيْ بَرِيْۤءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۶/ ۷۶-۷۷ — جب سورج کو دیکھا کہ جگمگا رہا ہے تو کہنے لگے کہ میرا پروردگار یہ ہے، یہ سب سے بڑا ہے۔ مگر جب وہ بھی غروب ہوگیا تو کہنے لگے لوگو! جن چیزوں کو تم (خدا کا) شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔

حرفِ اِقْرَأْ حق بما تعلیم کرد — رزقِ خویش از دستِ ما تقسیم کرد (ص ۸۵)

یہاں پہلے مصرع میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۹۶/۱ — (اے محمد) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے (عالم کو) پیدا کیا۔

آیتے بنماز آیاتِ مبیں — تا شود اعناقِ اعدا خاضعیں (ص ۸۶)

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

إِنْ نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ ۲۶/۴ — اگر ہم چاہیں تو اُن پر آسمان سے نشانی اُتار دیں پھر ان کی گردنیں اس کے آگے جھک جائیں۔

چوں کلیمے سوئے فرعونے رود — قلبِ او از لاتخف محکم شود

(رموزِ بیخودی ص ۱۰۹ طبع سوم ۱۹۴۸ء)

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن حکیم کی حسب ذیل آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جہاں فرعون کے دربار میں لاٹھیوں کو جادو سے سانپ بنتے دیکھ کر حضرت موسیٰ کو خوف ہوا تھا۔

فَأَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلٰى ۲۰/ ۶۷-۶۸ — (اس وقت) موسیٰ نے اپنے دل میں خوف معلوم کیا۔ ہم نے کہا خوف نہ کرو، بلاشبہ تم ہی غالب ہو۔

آں خدائے لم یزل را آیتے — داشت در دل آرزوئے ملتے (ص ۱۵)

یہاں پہلے مصرع میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۝ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ — اے پروردگار ہم کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھیو اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا مطیع بنائے رہیو اور (پروردگار) ہمیں ہمارے طریق عبادت بتا اور ہمارے حال پر (رحم کے ساتھ) توجہ فرما بے شک

اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ تو توجہ فرمانے والا مہربان ہے۔

۱۲۸۰۲
بہر ما دیرانہ آباد کرد طائفاں را خانۂ بنیاد کرد (ص ۱۱۵)

اس شعر میں قرآن حکیم کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ ۔ ۳۷/۱۴

اے پروردگار میں نے اپنی اولاد میدان (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت (وادب) والے گھر کے پاس لا بسائی ہے اے پروردگار تاکہ یہ نماز پڑھیں، تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کردے کہ ان کی طرف جھکے رہیں اور ان کو میووں سے روزی دے تاکہ (تیرا) شکر کریں۔

آن کہ شانِ اوست یہدی من یرید از رسالت حلقہ گردِ ما کشید (ص ۱۱۶)

یہاں مصرع اولی میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔

وَکَذٰلِکَ اَنْزَلْنٰہُ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ وَّ اَنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یُّرِیْدُ ۔ ۱۶/۲۲

اور اس طرح ہم نے اس قرآن کو اتارا ہے (جس کی تمام) باتیں کھلی ہوئی (ہیں) اور یہ (یاد رکھو) کہ خدا جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

قلبِ مومن را کتابش قوت است حکمتش حبل الورید ملت است (ص ۱۱۷)

"حبل الورید" کی ترکیب قرآن عزیز کی اس آیت سے ماخوذ ہے لیکن اقبال نے اپنے شعر میں حکمتِ قرآنی کو حبل الورید قرار دیا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِہٖ نَفْسُہٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۔ ۱۶/۵۰

اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور جو خیالات اس کے دل میں گزرتے ہیں ہم ان کو جانتے ہیں اور ہم اس کی رگ جاں سے بھی اس سے زیادہ قریب ہیں۔

مرسلان و انبیا آبائے او اکرم او نزد حق اتقائے تو (ص ۱۲۰)

یہاں مصرع ثانی میں قرآن حکیم کی حسب ذیل آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں

أُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ	اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو (اور) خدا کے نزدیک
لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ	تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو بہ پرہیزگار ہے بے شک خدا سب کچھ جاننے
اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۔ ۱۳/۴۹	والا (اور) سب سے خبردار ہے ۔

ہمچو سرو آزاد فرزندان او — پختہ از قالوا بلیٰ پیمان او (ص ۱۲۱)

یہاں مصرع ثانی میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ	اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی اُن کی پیٹھوں سے ان کی اولاد
مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ	نکالی تو اُن سے خود اُن کے مقابلے میں اقرار کرا لیا (یعنی ان سے پوچھا کہ)
اَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ	کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ وہ کہنے لگے کیوں نہیں ہم گواہ ہیں (کہ تو ہمارا
بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۚ شَهِدْنَا ۚ اَنْ	پروردگار ہے) (یہ اقرار اس لئے کرایا تھا) کہ قیامت کے
تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ	دن (کہیں یوں نہ) کہنے لگو کہ ہم کو تو اس کی خبر ہی
هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۔ ۷/۱۷۲	نہ تھی ۔

گفت قاضی فی القصاص آمد حیات — زندگی گیرد باین قانون ثبات (ص ۱۲۴)

یہاں مصرع اولیٰ میں قرآن حکیم کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ	اور اے اہل عقل (حکم) قصاص میں (تمہاری) زندگانی ہے
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔ ۲/۱۷۹	کہ تم (قتل و خونریزی سے) بچو ۔

مدعی را تاب خاموشی نماند — آیۂ بالعدل والاحسان خواند (ص ۱۲۴)

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ	خدا تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو (خرچ
اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ	سے مدد) دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور نامعقول کاموں
الْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ	اور سرکشی سے منع کرتا ہے (اور) تمہیں نصیحت کرتا ہے
تَذَكَّرُوْنَ ۔ ۱۶/۹۰	تاکہ تم یاد رکھو ۔

جنتے ہنند در بئس القرار   تا اَحَلُّوا قَومَهُم دَارَ البَوَار ۔ (ص ۱۳۳)

اس شعر میں قرآن حکیم کی حسب ذیل آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ   کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے خدا کے احسان کو

كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ   ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتارا

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ   (وہ گھر) دوزخ ہے (سب ناشکرے) اس میں داخل

۱۴ / ۲۸ - ۲۹   ہوں گے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے ۔

گرچہ ملت ہم بمیرد مثل فرد   از اجل فرماں پذیرد مثل فرد (ص ۱۳۷)

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ   اور ہر ایک فرقے کے لئے (موت کا) ایک وقت مقرر ہے جب وہ وقت آجاتا

لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ   ہے تو نہ ایک گھڑی دیر کر سکتے ہیں نہ جلدی ۔

۳۴/۷

از اجل ایں قوم بے پروا ستے   استوار از نحن نزلنا ستے (ص ۱۳۷)

یہاں مصرع ثانی میں قرآن حکیم کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ   بے شک یہ (کتاب) نصیحت ہم ہی نے اتاری ہے

لَحٰفِظُوْنَ   ۱۵/۹   اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں ۔

تا خدا اَن يُّطْفِـُٔوْا فرمودہ است   از فسردن ایں چراغ آسودہ است (ص ۱۳۷)

اس شعر کے پہلے مصرع میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔ اس شعر کے تحت رموز کے فٹ نوٹ میں جو آیت دی گئی ہے وہ شعر کے حوالے والی آیت سے مختلف ہے جو سہو معلوم ہوتا ہے

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِــُٔـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ   یہ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ سے (پھونک مار کر)

وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ   بجھا دیں اور خدا اپنے نور کو پورا کئے بغیر رہنے کا نہیں

كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۔ ۳۲/۹   اگرچہ کافروں کو بُرا ہی لگے ۔

حرف او را ریب نے تبدیل نے   آیہ اش شرمندۂ تاویل نے (ص ۱۴۰)

اس شعر کے پہلے مصرع میں قرآن عزیز کی اس آیت کے ٹکڑے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ ۛ ۲/۲ — یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں (کہ کلام خدا کا ہے)

نیز اس مصرع میں قرآن حکیم کی ذیل کی آیت کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔ ۱۰/۶۴ — ان (خاصانِ خدا) کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔ خدا کی باتیں بدلتی نہیں ہیں یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

نوعِ انساں را پیامِ آخریں — حامل او رحمۃ للعالمیں (ص ۱۴۰)

اس شعر کے دوسرے مصرع میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۲۱/۱۰۷ — (اور اے محمدؐ) ہم نے تم کو تمام جہان کے لئے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے۔

آنکہ دوشِ کوہ بارش بر نتافت — سطوتِ او زہرۂ گردوں شگافت (ص ۱۴۱)

اس شعر میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اس کے تحت فٹ نوٹ میں جو آیت دی گئی ہے وہ صحیح نہیں معلوم ہوتی۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۚ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۵۹/۲۱ — اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم (اس کو) دیکھتے کہ خدا کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا ہے اور یہ باتیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ فکر کریں۔

قطع کردی امر خود را در زبر — جادۂ پیمائی الی شیٔ نکر (ص ۱۴۲)

اس شعر کے پہلے مصرع میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ۔ ۲۳/۵۳ — تو پھر انھوں نے آپس میں اپنے کام کو متفرق کر کے جُدا جُدا کر دیا جو چیز جس فرقے کے پاس ہے وہ اسی سے خوش ہو رہا ہے۔

اور دوسرے مصرع میں قرآن حکیم کی ایک آیت کے حسب ذیل ٹکڑے کی طرف اشارہ ہے۔

یَوۡمَ یَدۡعُ الدَّاعِ اِلٰی شَیۡءٍ نُّکُرٍ ۔ ۵۴/۶ جس دن (یعنی روز قیامت) بلانے والا ان کو ایک ناخوشگوار چیز کی طرف بلائے گا۔

تو کہ مقصودِ خطابِ اُنۡظُرِیۡ   پس چرا ایں راہ چوں کوراں بری   (ص ۱۶۷)

اس شعر کے مصرع اولیٰ میں آیۂ قرآن کے حسب ذیل ٹکڑے کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔

اُنۡظُرۡ کَیۡفَ نُصَرِّفُ الۡاٰیٰتِ ثُمَّ هُمۡ یَصۡدِفُوۡنَ ۔ ۶/۴۶   دیکھو ہم کس کس طرح اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں پھر بھی یہ لوگ روگردانی کئے جاتے ہیں۔

خیمۂ لَاتَحۡزَنُوۡا اندر برش   "اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ" تاجے بر سرش   (ص ۱۹۱)

یہاں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

وَلَا تَهِنُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۔ ۳/۱۳۹   اور (دیکھو) بیدل نہ ہونا اور نہ کسی طرح کا غم کرنا اگر تم مومن (صادق) ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔

از منات و لات و عزیٰ و ہبل   ہر یکے دارد بُتے اندر بغل   (ص ۱۹۴)

منات، لات اور عزیٰ بتوں کے نام قرآن مجید کی ان آیات میں ملتے ہیں

اَفَرَءَیۡتُمُ اللّٰتَ وَالۡعُزّٰی وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الۡاُخۡرٰی ۔ ۵۳/ ۱۹-۲۰   بھلا تم لوگوں نے لات اور عزیٰ کو دیکھا اور تیسرے منات کو (کہ یہ بُت کہیں خدا کے مانند ہو سکتے ہیں)

گفت حکمت را خدا خیرِ کثیر   ہر کجا ایں خیر را بینی بگیر

(پیام مشرق ص ۶ طبع پنجم ۱۹۴۶ء)

یہاں قرآن حکیم کی حسب ذیل آیت کے ٹکڑے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

یُؤۡتِی الۡحِکۡمَةَ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَمَنۡ یُّؤۡتَ الۡحِکۡمَةَ فَقَدۡ اُوۡتِیَ خَیۡرًا کَثِیۡرًا ؕ وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۔ ۲/۲۶۹   وہ جس کو چاہتا ہے دانائی بخشتا ہے اور جس کو دانائی ملی بے شک اس کو بڑی نعمت ملی اور نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہیں۔

بخاکِ ہند نوائے حیات بے اثر است   کہ مردہ زندہ نگردد ز نغمۂ داؤد   (ص ۱۶۸)

حضرت داؤدؑ کا ذکر قرآن عزیز میں یوں آیا ہے۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَہٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ ۔ وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَۃً ط کُلٌّ لَّہٗ اَوَّابٌ ۔ ۳۸/ ۱۸-۱۹

ہم نے پہاڑوں کو ان کے زیرفرمان کردیا تھا کہ وہ صبح و شام ان کے ساتھ (خدائے) پاک (کا) ذکر کرتے تھے اور پرندوں کو بھی کہ جمع رہتے تھے۔ سب ان کے فرمانبردار تھے ۔

صبح ازل جو حسن ہوا دلستانِ عشق
آوازِ کن ہوئی تپش آموزِ جانِ عشق

(بانگ دراص ۳۳۔ طبع یازدہم ۱۹۴۸ء)

کن کا لفظ قرآن حکیم میں متعدد جگہ آیا ہے یہاں ایک مقام نقل کیا جاتا ہے ۔

اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۔ ۳۶/۸۲

اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے فرمادیتا ہے کہ ہوجا تو وہ ہوجاتی ہے ۔

قصۂ دار و رسن بازیِ طفلانۂ دل
التجائے ”اَرِنی“ سرخیِ افسانۂ دل (ص ۵۴)

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن عزیز کی مندرجہ ذیل آیت کے ٹکڑے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَکَلَّمَہٗ رَبُّہٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ قَالَ لَنْ تَرٰنِیْ ۔ ۷/۱۴۳

اور جب موسٰی ہمارے مقرر کئے ہوئے وقت پر (کوہ طور پر) پہنچے اور ان کے پروردگار نے ان سے کلام کیا تو کہنے لگے کہ اے پروردگار مجھے (جلوہ) دکھا کہ میں تیرا دیدار (بھی) دیکھوں۔ پروردگار نے فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکوگے ۔

بندے کلیم جس کے پربت جہاں کا سینا
نوح نبی کا آکر ٹھہرا جہاں سفینا (ص ۸۷)

قرآن حکیم میں سفینۂ نوح کا ذکر اس طرح آتا ہے ۔ لیکن یہ مسلّم ہے کہ جودی جو طور سینا کی ایک چوٹی ہے بلادِ عراق میں واقع ہے۔ علامہ کو یہاں سہو ہوا کہ جودی کو ہندوستان سے منسوب کردیا ۔

وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ ۱۱/۴۴

اور کشتی کوہ جودی پر جا ٹھہری ۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں (ص ۱۰۸)

یہاں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ مقصود ہے۔ اقبال نے اہلِ فقر کے ہاتھوں کو حضرت موسٰی کے دستِ مبارک (ید بیضا) سے نسبت دی ہے ۔

وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى - ۲۰/۲۲

اور اپنا ہاتھ اپنی بغل سے لگا لو وہ کسی عیب (وبیماری) کے بغیر سفید (جھلتا دمکتا) نکلے گا (یہ) دوسری نشانی (ہے)

چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ دیکھے (ص ۲۳۱)

یہاں مصرعِ ثانی میں قرآنِ عزیز کی حسبِ ذیل آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ - ۹۴/۴

اور (اے پیغمبر ہم نے) تمہارا ذکر بلند کیا۔

آ بتاؤں تجھ کو رمزِ آیۂ اِنَّ الْمُلُوْكَ
سلطنتِ اقوامِ غالب کی ہے اک جادوگری (ص ۲۹۵)

اس شعر کے پہلے مصرع میں قرآن حکیم کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

قَالَ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۲۷/۳۴

اس (یعنی ملکۂ سبا) نے کہا کہ بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں تو اسی طرح یہ بھی کریں گے۔

مسلم استی سینہ را از آرزو آباد دار
ہر زماں پیشِ نظر لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ دار (ص ۳۰۳)

مصرعِ ثانی میں قرآن مجید کی مندرجہ ذیل ٹکڑے کی طرف اشارہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ - ۳/۹

بے شک خدا خلافِ وعدہ نہیں کرتا۔

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی (ص ۳۱۸)

یہاں پہلے مصرع میں قرآنِ عزیز کی ان آیات کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۞ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۞ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ - ۲۱/ ۶۸-۷۰

(تب وہ) کہنے لگے کہ اگر تمہیں (اس سے اپنے معبود کا انتقام لینا اور) کچھ کرنا ہے تو اس کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو ہم نے حکم دیا اے آگ سرد ہو جا اور ابراہیم پر (موجبِ) سلامتی (بن جا) ان لوگوں نے بُرا تو ان کا چاہا تھا مگر ہم نے انھیں کو نقصان میں ڈال دیا۔

یہ لسان العصر کا پیغام ہے
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ یاد رکھ (ص ۳۲۲)

مصرع ثانی میں قرآن حکیم کی اس آیت کے ٹکڑے کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ یہاں "لسان العصر" سے مراد خود زمانہ ہے۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۶۰/۳۰ — پس تم صبر کرو بے شک خدا کا وعدہ سچا ہے۔

حکمت و تدبیر سے یہ فتنۂ آشوب خیز — ٹل نہیں سکتا "وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ" (ص ۳۳۴)

مصرع ثانی میں قرآن مجید کی ان آیات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا — کہدو کہ بھلا دیکھو تو اس کا عذاب تم پر (ناگہاں) آجائے

اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ — رات کو یا دن کو تو پھر گنہگار کس بات کی جلدی کریں گے

ثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ — کیا وہ جب آ واقع ہوگا تب اس پر ایمان لاؤگے (اس وقت

وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۱۰/۵۰-۵۱ — کہا جائیگا کہ) اور اب (ایمان لائے) اسی کے لئے تو تم جلدی مچایا کرتے تھے

"کھل گئے" یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام — چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف "يَنْسِلُوْنَ" (ص ۳۳۴)

یہاں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے

حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ — یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں اور

مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۲۱/۹۶ — وہ ہر بلندی سے دوڑ رہے ہوں (ص ۳۲۵)

حکم حق ہے لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى — کھائے کیوں مزدور کی محنت کا پھل سرمایہ دار (ص ۳۳۵)

اس شعر کے پہلے مصرع میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۵۳/۳۹ — اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے

مجو مطلق دریں دیر مکانات ☆ کہ مطلق نیست جز "نُوْرُ السَّمٰوٰتِ" (زبور عجم ص ۲۱۵ طبع چہارم ۱۹۴۸ء)

یہاں مصرع ثانی میں قرآن حکیم کی اس آیت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ — خدا آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے

مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ — کہ گویا ایک طاق ہے جس میں چراغ ہے اور چراغ ایک قندیل

اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ — میں ہے اور قندیل (ایسی صاف شفاف ہے کہ) گویا موتی کا سا

يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ
لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ
زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ط
نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ ط يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ
مَنْ يَشَاءُ ط وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ
لِلنَّاسِ ط وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

۲۴/ ۳۵

چمکتا ہوا تارا ہے۔ اس میں ایک مبارک درخت کا تیل جلایا جاتا ہے (یعنی) زیتون کہ نہ مشرق کی طرف ہے نہ مغرب کی طرف (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ) اس کا تیل خواہ اسے آگ نہ بھی چھوئے جلنے کو تیار ہے (بڑی) روشنی پر روشنی (ہو رہی ہے) خدا اپنے نور سے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے اور (خدا) مثالیں بیان فرماتا ہے (تا) لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اور خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

مردہ سالت نمی ارزد بیک جو   بحرفِ "کم لبثتم" غوطہ زن شو (ص ۲۱۶)

کم لبثتم قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات سے ماخوذ ہے۔

قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ۝
قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ
الْعَادِّينَ ۝ قَالَ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا
قَلِيلًا لَّوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۔

۲۳/ ۱۱۲-۱۱۴

(خدا) پوچھے گا کہ تم زمین پر کتنے برس رہے وہ کہیں گے کہ ہم ایک روز یا ایک روز سے بھی کم رہے تھے شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجئے (خدا) فرمائے گا کہ (وہاں) تم (بہت ہی) کم رہے۔ کاش تم جانتے ہوتے۔

حکیماں مردہ را صورت نگارند   ید موسیٰ دمِ عیسیٰ ندارند (ص ۲۱۸)

"دمِ عیسیٰ" میں آیت ذیل کے ٹکڑے کی طرف اشارہ ہے۔

وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ
بِإِذْنِي فَتَنْفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي

۵/ ۱۱۰

اور جب تم میرے حکم سے مٹی کا جانور بنا کر اس میں پھونک مار دیتے تھے تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتا تھا۔

اے ترا تیرے کہ ما را سینہ سفت   حرف ادعونی کہ گفت با کہ گفت

(جاوید نامہ ص ۳ طبع دوم سنہ ۱۹۴۷ء)

یہاں مصرع ثانی میں قرآن حکیم کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ط

اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا

اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیْنَ - ۶۰/۴۰	کرو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے ازراہِ تکبّر کنیاتے ہیں عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے ۔

زیرِ گردوں خویش را یابم غریب — زآں سوئے گردوں بگو اِنّی قریب (ص ۵)

اس شعر کے مصرعِ ثانی میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ - ۱۸۶/۲	اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہدو) میں تو (تمہارے) پاس ہوں، جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک راستہ پائیں ۔

نکتۂ "اِلّا بِسُلْطَان" یاد گیر — ورنہ چوں مور و ملخ در گِل بمیر (ص ۱۱۵)

یہاں مصرعِ اولیٰ میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ مقصود ہے ۔

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ - ۳۳/۵۵	اے گروہِ جن و انس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ اور زور کے سوا تو تم نکل سکتے ہی نہیں ۔

تکیہ بر میثاقِ یزداں الہی است — بر مرادش راہ رفتن گمرہی است (ص ۵۲)

اس شعر میں اقبال نے لفظ میثاق لاکر قرآن حکیم کی ذیل کی آیت کی طرف اشارہ کیا ہے ۔ میثاق کا ذکر قرآن مجید میں متعدد آیات میں آیا ہے ۔ مثلاً

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ	اور جب خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد

بِہٖ وَلَتَنۡصُرُنَّہٗ ؕ قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَاَخَذۡتُمۡ عَلٰی ذٰلِکُمۡ اِصۡرِیۡ ؕ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا ؕ قَالَ فَاشۡہَدُوۡا وَاَنَا مَعَکُمۡ مِّنَ الشّٰہِدِیۡنَ ۔ ۸۱/۳

کرنی ہوگی اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انھوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا (خدا نے) فرمایا کہ تم (اس عہد و پیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں ۔

جز دعا با نوح تدبیرے نداشت صرف آں بیچارہ تاثیرے نداشت (ص ۵۲)

حضرت نوح نے قوم کے حق میں جو بد دعا کی، کفار کو تبلیغ کے بعد، وہ قرآن عزیز میں اس طرح آئی ہے

وَقَالَ نُوۡحٌ رَّبِّ لَا تَذَرۡ عَلَی الۡاَرۡضِ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ دَیَّارًا ۔ ۲۶/۷۱

اور (پھر) نوح نے (یہ) دعا کی کہ اے میرے پروردگار کسی کافر کو روئے زمین پر بسا نہ رہنے دے ۔

صرصرے دہ با ہوائے بادیہ اَنَّہُمۡ اَعۡجَازُ نَخۡلٍ خَاوِیَۃٌ (ص ۱۶۰)

یہاں قرآن مجید کی ان آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

وَاَمَّا عَادٌ فَاُہۡلِکُوۡا بِرِیۡحٍ صَرۡصَرٍ عَاتِیَۃٍ ۙ سَخَّرَہَا عَلَیۡہِمۡ سَبۡعَ لَیَالٍ وَّثَمٰنِیَۃَ اَیَّامٍ ۙ حُسُوۡمًا ۙ فَتَرَی الۡقَوۡمَ فِیۡہَا صَرۡعٰی ۙ کَاَنَّہُمۡ اَعۡجَازُ نَخۡلٍ خَاوِیَۃٍ ۔ ۶۹/۶-۷

رہے عاد تو ان کا نہایت تیز آندھی سے ستیاناس کر دیا گیا ۔ خدا نے اس کو سات رات اور آٹھ دن لگاتار ان پر چلائے رکھا تو (اے مخاطب) تو لوگوں کو اس میں (اس طرح) ڈھئے (اور مرے) پڑے دیکھے جیسے کھجوروں کے کھوکھلے تنے ۔

باطن "الارض للہ" ظاہر است ہر کہ ایں ظاہر نہ بیند کافر است (ص ۸۱)

"الارض للہ" میں قرآن حکیم کی اس آیت کی طرف اشارہ مقصود ہے ۔

قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِہِ اسۡتَعِیۡنُوۡا بِاللّٰہِ وَاصۡبِرُوۡا ۚ اِنَّ الۡاَرۡضَ لِلّٰہِ ۟ۙ یُوۡرِثُہَا مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ ؕ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ۔

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا سے مدد مانگو اور ثابت قدم رہو زمین تو خدا کی ہے اور وہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے اس کا مالک بناتا ہے اور آخر بھلا تو ڈرنے والوں کا ہے ۔

راز ہا با مرد مومن باز گوئے شرح رمز "کُلَّ یَوۡمٍ" باز گوئے (ص ۸۵)

یہاں مصرع ثانی میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے ۔

يَسْئَلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ - ۲۹/۵۵
آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اس سے مانگتے ہیں وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے۔

آب و نانِ ماست از یک مائدہ دودۂ آدم "کَنَفْسٍ وَّاحِدَہ" (ص ۹۰)

نفسِ واحدہ کی ترکیب قرآن مجید میں متعدد آیات میں آئی ہے۔ جاوید نامہ میں اس شعر کے تحت جو آیۂ کریمہ حاشیۂ ذیل میں دی ہوئی ہے اس کا تعلق شعر مذکورہ بالا کے مفہوم سے نہیں ہے۔ کیونکہ شعر میں انسانوں کی وحدت اور مساوات پر زور دیا گیا ہے اور جاوید نامہ میں دی ہوئی آیت میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و قدرت بیان فرمائی گئی ہے۔ ہم نے متن میں صحیح متعلقہ آیت کا ٹکڑا نقل کر دیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۔ ۷/۱۸۹
وہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس سے راحت حاصل کرے۔

با مسلماں گفت جاں بر کف بنہ ہر چہ از حاجت فزوں داری بدہ (ص ۹۱)

یہاں قرآن حکیم کی اس آیت کے ٹکڑے کی طرف اشارہ ہے۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلِ الْعَفْوَ ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ - ۲/۲۱۹
اور یہ بھی تم سے پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کونسا مال خرچ کریں کہہ دو کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو۔ اس طرح خدا تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سوچو۔

ہر یکے ترسندہ از ذکرِ جمیل" ہر یکے آزردہ از ضربِ خلیل (ص ۱۰۱)

یہاں مصرعِ ثانی میں قرآن مجید کی اِن آیات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے

فَرَاغَ اِلٰى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۃ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۃ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۔ ۳۷/۹۱-۹۳
پھر (ابراہیم) اُن کے معبودوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ تم کھاتے کیوں نہیں تمہیں کیا ہوا ہے، تم بولتے نہیں، پھر اُن کو اپنے داہنے ہاتھ سے مارنا (اور توڑنا) شروع کیا۔

ارضِ حق را ارضِ خود دانی بگو چیست شرحِ آیۂ لَا تُفْسِدُوْا (ص ۱۲۵)

یہاں قرآن عزیز کی اس آیت کے ٹکڑے کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۔ اور زمین میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرو اگر تم صاحب ایمان
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔ ۸۵/۷ ہو تو سمجھ لو کہ یہ بات تمہارے حق میں بہتر ہے ۔

امرِ حق گفتند نقش باطل است ۔ زانکہ او وابستہ آب و گل است (ص ۱۴۳)

اس شعر کے پہلے مصرع میں قرآن حکیم کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ اور تم سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہدو کہ وہ پروردگار کی ایک
رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ ۸۵/۱۷ ہے اور تم لوگوں کو (بہت ہی) کم علم دیا گیا ہے ۔

خلق و تقدیر و ہدایت ابتدا است ۔ رحمۃ للعالمینی انتہا است (ص ۱۴۸)

یہاں پہلے مصرع میں قرآن عزیز کی ان آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ الَّذِيْ خَلَقَ (اے پیغمبر) اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کرو جس نے (انسان کو) بنایا
فَسَوّٰى ۙ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۔ ۱-۳/۸۷ پھر (اس کے اعضا کو) درست کیا اور جس نے (اس کا) اندازہ ٹھہرایا (پھر اس کو) رستہ بتایا

مدعا پیدا نگردد زیں دو بیت ۔ تا نہ بینی از مقام ما رمیت (ص ۱۵۰)

اس شعر کے مصرع ثانی میں قرآن مجید کی اس آیت کی طرف اشارہ مقصود ہے

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ تم لوگوں نے (ان کفار) کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے انہیں قتل کیا اور (اے محمد) جس وقت
وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تم نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ تم نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں ۔
رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَلَآءً حَسَنًا اس سے یہ غرض تھی کہ مومنوں کو اپنے (احسانوں) سے اچھی طرح آزمالے
اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ ۱۷/۸ بے شک خدا سنتا جانتا ہے ۔

چشم من صد عالم شش روزہ دید ۔ تا حدِ ایں کائنات آمد پدید (ص ۱۷۵)

عالم کا چھ روز میں پیدا ہونا متعدد آیاتِ قرآنی میں آیا ہے ۔ مثلاً

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا
بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا
مِنْ لُّغُوْبٍ ۔ ۳۸/۵۰

اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو (مخلوقات) ان
میں ہے سب کو چھ دن میں بنا دیا اور ہم کو ذرا بھی تکان
نہیں ہوا۔

یا اولی الامرے کہ منکم شانِ اوست
آیۂ حق حجت و برہان اوست (ص ۱۹۲)

یہاں پہلے مصرع میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ	مومنو خدا اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے
اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ	صاحبِ حکومت ہیں ان کی بھی۔ اور اگر کسی بات میں اختلاف واقع ہو
فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ	تو اگر خدا اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے
وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ	رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور
الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔ ۵۹/۴	اس کا مآل بھی اچھا ہے۔

اسے صبحِ ازل انکار کی جرأت ہوئی کیونکر
مجھے معلوم کیا وہ رازداں میرا ہے یا تیرا

(بال جبریل ص ۷ طبع دوم ۱۹۴۱ء)

اس شعر میں قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات کی طرف اشارہ مقصود ہے

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ	اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ کھنکھناتے ہوئے
بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۔	سڑے ہوئے گارے سے ایک بشر بنانے والا ہوں جب اس کو
فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا	(صورتِ انسانیہ میں) درست کرلوں اور اس میں اپنی (بےبہا چیز یعنی)
لَهٗ سٰجِدِیْنَ ۔ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ	روح پھونک دوں تو اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا تو فرشتے تو سب کے
اَجْمَعُوْنَ ۔ اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰٓى اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ	سب سجدے میں گر پڑے مگر شیطان کہ اس نے سجدہ کرنے والوں
السّٰجِدِیْنَ ۔ ۱۵/ ۲۸-۳۱	کے ساتھ ہونے سے انکار کر دیا۔

مثلِ کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درختِ طور سے آتی ہے بانگ "لاتخف" (ص ۶۱)

اس شعر میں قرآن حکیم کی ان آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ	جب موسیٰ نے مدت پوری کر دی اور اپنے گھر والوں کو لے کر
اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ	چلے تو طور کی طرف سے آگ دکھائی دی تو اپنے گھر والوں
لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ	سے کہنے لگے کہ (تم یہاں) ٹھہرو مجھے آگ نظر آئی ہے شاید

آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ
لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ۝ فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ
مِن شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي
الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَن
يَا مُوسَىٰ إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ
وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ
وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ يَا مُوسَىٰ أَقْبِلْ
وَلَا تَخَفْ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ - ۲۸/ ۲۹، ۳۱

ہیں وہاں سے (رستے) کا کچھ پتہ لاؤں یا آگ کا انگارا لے آؤں تاکہ تم تاپو۔ جب اس کے پاس پہنچے تو میدان کے دائیں کنارے سے ایک مبارک جگہ میں ایک درخت میں سے آواز آئی کہ موسیٰ میں تو خدائے رب العالمین ہوں اور یہ کہ اپنی لاٹھی ڈال دو جب دیکھا کہ وہ حرکت کر رہی ہے گویا کہ وہ سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر چل دیئے اور پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھا (ہم نے کہا کہ) موسیٰ آگے آؤ اور ڈرو مت تم امن پانے والوں میں ہو۔

آہ وہ مردِ حق وہ عربی شہسوار — حاملِ "خلقِ عظیم" صاحبِ صدق و یقیں (ص ۱۳۳)

"خلقِ عظیم" کی ترکیب قرآنِ عزیز کی اس آیت سے ماخوذ ہے جس میں حق تعالیٰ نے رسول کریم صلعم کے اخلاق کی تعریف فرمائی ہے۔

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ - ۶۸/۴ — اور اخلاق تمہارے بہت (عالی) ہیں

یہ اعجاز ہے ایک صحرا نشیں کا — بشیری ہے آئینہ دارِ نذیری (ص ۱۶۰)

"بشیر و نذیر" رسول کریم صلعم کے القاب ہیں جو قرآن مجید میں وارد ہیں۔ مثلاً

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ - ۳۴/ ۲۸

اور (اے محمدؐ) ہم نے تم کو لوگوں کے لئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

خرقۂ آں برزخ لا یبغیان — دیدمش در نکتۂ "لی حرفتان"

(مسافر ص ۳۱ طبع سوم سنہ ۱۹۴۷ء)

"برزخ لا یبغیان" کی ترکیب قرآن عزیز کی ان آیات سے ماخوذ ہے

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ
لَّا يَبْغِيَانِ - ۵۵/ ۱۹-۲۰

اس نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں۔ دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے۔

از شریعت احسن التقویم شو — وارثِ ایمان ابراہیم شو

(پس چہ باید کرد ص ۴۰ طبع سوم ۱۹۴۷ء)

یہاں مصرع اولیٰ میں قرآن حکیم کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۔ ۹۵/۴ — کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔

فروغِ مغربیاں خیرہ کر رہا ہے تجھے — تری نظر کا نگہبان ہو صاحبِ مازاغ

(ضربِ کلیم ص ۸۴ طبع ششم ۱۹۴۶ء)

اس شعر کے دوسرے مصرع میں قرآن عزیز کی اس آیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ ۔ ۵۳/۱۷ — اُن کی آنکھ نہ تو اور طرف مائل ہوئی اور نہ (حد سے) آگے بڑھی۔

رہے گا تو ہی جہاں میں یگانہ و یکتا — اُتر گیا جو ترے دل میں لاشریک لہٗ (ص ۱۶۷)

یہاں مصرع ثانی میں قرآن مجید کی ان آیات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۔ ۶/ ۱۶۲ ۔ ۱۶۳

(یہ بھی) کہہ دو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب خدائے رب العالمین ہی کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اوّل فرمانبردار ہوں۔

لادینی و لاطینی کس پیچ میں اُلجھا تو — دارو ہے ضعیفوں کا "لَا غَالِبَ إِلَّا هُوَ" (ص ۱۵۱)

"لا غالب الا ہو" قرآن حکیم کی اس آیت کے ٹکڑے سے ماخوذ ہے۔

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۔ ۱۲/ ۲۱ — اور خدا اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

جہاں کی روحِ رواں لا الٰہ الا ہو — مسیح و میخ و چلیپا یہ ماجرا کیا ہے

(ارمغان حجاز ص ۲۴۴ طبع سوم ۱۹۴۶ء)

"لا الٰہ الا ہو" قرآن عزیز میں جن مقامات پر آیا ہے ان میں سے ایک آیت یہ ہے۔

وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۔ ۲/۱۶۳ اور (لوگو) تمہارا معبود خدائے واحد ہے اس بڑے مہربان (اور) رحم والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ۔

اقبال کی قرآنی تلمیحات میں ایک بات نمایاں طور پر یہ محسوس ہوئی کہ بیشتر وہ اِن آیات قرآنی سے لی گئی ہیں جن میں حق و باطل کی کشمکش، نفاق کی مذمت، اسلام کی حقانیت اور جدّ وجہد کی تلقین کی گئی ہے اقبال اسلامی اقدار کے بڑے مبلّغ تھے ۔ انھوں نے مادّیت کے دور میں بھی قرآنی حقائق کو پیش کرنے میں ذرا بھی جھجک محسوس نہ کی اور جس بات کو حق سمجھتے تھے اُسے بے کم و کاست بیان کر دیا ۔ اب اس کی بھی توفیق ذرا کم ہی ہوتی ہے ! اقبال کے یہاں چونکہ قرآنی نظامِ فکر کو ایک ممتاز درجہ حاصل ہے، اس نظامِ فکر کو جس میں مادیت اور روحانیت کا حسین ترین امتزاج ہے جو این جہانی بھی ہے اور آں جہانی بھی اس لئے وہ اس مغربی طرزِ فکر، طریق بود و ماند اور تہذیب و تمدن سے بیزار تھے جہاں مادیت کا غلبہ اور روحانیت کا فقدان ہے جس نے آج ہمارے ذہنوں کو ماؤف بلکہ ایمان کو متزلزل کر دیا ہے ۔

انوار الباری شرح اردو صحیح بخاری شریف (مجموعہ افادات)

حضرت امام العصر، حافظ حدیث، علامہ محمد انور شاہ صاحب کشمیری و دیگر اکابر محدثین رحمہم اللہ ۔

دین اسلام کی پوری عمارت دو مضبوط بنیادوں پر کھڑی ہے ۔ قرآن مجید اور حدیث صحیح ۔ جس طرح قرآن مجید کی توضیح و تشریح کے لئے سیکڑوں تفاسیر و تراجم لکھے گئے، اسی طرح کتب حدیث کی بھی عربی و فارسی وغیرہ میں صدہا شروح تصنیف ہوئیں مگر اردو میں کتب صحاح کی شروح نہیں تھیں ۔ اس لئے ان میں سے سب سے زیادہ اہم و اقدم کتاب بخاری شریف کی اردو شرح کا تہیّہ بنام خدا کر لیا گیا ہے جس کی چند خصوصیات حسب ذیل ہیں :۔

(۱) بخاری شریف کا پورا متن مکمل بخط عربی (۲) صحیح ترین اردو ترجمہ (۳) قدیم و جدید عربی و فارسی شروح بخاری کا بہترین خلاصہ (۴) اپنے اکابر حضرت گنگوہی، حضرت شیخ الہند، حضرت علامہ کشمیری، حضرت مولانا مدنی، حضرت مولانا عثمانی قدس اسرارہم کی محدثانہ تحقیقات عالیہ کا گرانقدر مجموعہ (۵) مسائل خلافیہ احکام میں حنفی نقطۂ نظر کی مکمل ترجمانی (۶) کتابت، کاغذ، طباعت و تصحیح کا اعلیٰ معیار ۔

پوری شرح ۳۰ جزو میں بالاقساط شائع ہوگی ۔ ہر پارہ دو دو ماہ کے وقفہ سے تقریباً دو سو صفحہ کا ہوگا ۔ ابتدا میں ایک مبسوط مقدمہ بنام "تذکرۂ محدثین" ترتیب دیا گیا ہے جس میں شیوخ امام اعظم سے عہد حاضر تک کے تقریباً تین سو اکابر محدثین کے معتمد حالات ہونگے ۔ یہ مقدمہ ان شاء اللہ تقریباً تین سو صفحہ کا ماہ ذی قعدہ ۸۰ھ میں شائع ہو جائیگا ۔ جو لوگ اشاعت مقدمہ سے قبل فیس ممبری ایک روپیہ بھیج دیں گے ان کے لئے مقدمہ تین روپیہ اور ہر پارہ دو روپیہ آٹھ آنہ کا ہوگا (علاوہ محصول ڈاک) غیر ممبران کے لئے مقدمہ اور ہر پارہ پانچ روپیہ کا ہوگا ۔ مکمل کتاب کا پیشگی ہدیہ مع محصول ڈاک رجسٹری ہند و پاک کیلئے ایک سو روپیہ اور غیر ممالک کیلئے مع تجلید و محصول ڈاک ایک سو پچاس روپیہ ہوگا ۔

پاکستان میں ارسال زر کا پتہ ۔ مجلس علمی ۔ کراچی ۲

(۱) مکتبہ ناشر العلوم، دیوبند (یوپی) (۲) مکتبہ برہان ۔ اردو بازار ۔ جامع مسجد دہلی ۶